فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ۔ ۲۳ وفا ۱۳۵۰ ہش ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۶۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ وفا۔ جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۲۱ وفا کی صبح کو بذریعہ کار ربوہ سے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔

حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور ہر لحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

ربوہ ۲۲ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے الحمد للہ"

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کرنیوالے کو چاہیئے کہ عجز اور انکساری اختیار کرے اور نفسانیت سے الگ ہو جائے

جو شخص بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہو سکتا

"یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہو گا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مُرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی بھی نظر آوے تو اُسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو حبطِ عمل ہو جاوے گا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے) اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اُوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سُن لیتے۔ صحابہ کرامؓ بڑے مؤدب تھے اس لئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلہا ادب۔ جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷۳)

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام کی تحت ایک احمدی ڈاکٹر کی نائیجیریا کو روانگی

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ایم بی بی ایس بھاٹی گیٹ لاہور جو کچھ عرصہ قبل لندن سے واپس آئے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ۱۹ جولائی کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز لیگوس (نائیجیریا) کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت احمدیہ ہیلتھ سنٹر قائم کریں گے (انشاء اللہ) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ مشکلات کو آسان فرمائے اور انہیں اہل نائیجیریا کی احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ اس خدمت کے ذریعہ اسلام اور پاکستان کے نام کو بلند کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

فلپائن میں مسلمانوں پر ڈھائے جانیوالے مظالم کے خلاف احمدیہ مشنوں کا پُر زور احتجاج

صدر فلپائن کے نام مبلغ انچارج ملیشیا مشن کا احتجاجی تار

"پچھلے دنوں فلپائن میں مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ لوٹ مار، آتش زنی اور قتل و غارت گری کے انتہائی اندوہناک واقعات رونما ہوئے۔ ایک بڑی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کرنے کے علاوہ متعدد مساجد کو بھی نذرِ آتش کر دیا گیا۔ شرق و غرب میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنوں نے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے اِن مظالم کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہوئے حکومت فلپائن کو متعدد برقی پیغامات بھیجے جن میں ان مظالم کا سدّباب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ان میں سے ملیشیا مشن کے مرسلہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ مکرم بشارت احمد صاحب نسیم امروہی مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن ملیشیا نے اپنے تار میں لکھا:۔

"بخدمت ہز ایکسی لنسی صدر حکومت فلپائن۔ منیلا

"آپ کے دورِ حکومت میں فلپائن کے مسلمانوں کا قتل عام اور مساجد کو نذرِ آتش کئے جانے کے واقعات انتہائی اندوہناک ہیں۔ ایسی غیر انسانی حرکات کے خلاف حکومت کی نگاہ میں مسلمان رعایا بھی انہی حقوق و مراعات اور تحفظِ جان و مال کی حقدار ہونی چاہیئے جو تمام دوسرے مذاہب کے پیرؤوں کو حاصل ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی حکومت ظالموں کے خلاف مؤثر اقدام کر کے مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا فریضہ پوری مستعدی اور تندہی سے ادا کرے گی۔"

(بی۔ اے نسیم احمدیہ مسلم مشن ملیشیا)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ ، وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تہذیب اور اس کے بعض بنیادی اصول

اسلام کے تہذیبی نظام کی بنیاد توحید باری، اطاعت رسولؐ، تعلق باللہ اور ایمان بالآخرت پر ہے۔ ان عقائد کی رو سے یہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ اصل حقیقی اور دائمی زندگی وہ ہے جو مرنے کے بعد اُس جہان میں شروع ہوگی۔ اسلامی تہذیب و تمدن کو معین شکل دینے میں تعلق باللہ اور حیاۃ الآخرۃ کے عقیدہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس حقیقی تہذیب کی رو سے انسان کی معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں حتیٰ کہ ہر حرکت و سکون کو اس طرح منضبط کیا گیا ہے کہ وہ اس دنیا کے فانی عیش اور عارضی فوائد میں ہی غرق ہو کر نہ رہ جائے بلکہ اس جہان کی فانی زندگی اُس جہان کی دائمی خوشی اور خوش حالی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے۔ ظاہر ہے جس تہذیب کی بنیاد اس نظریہ پر ہو اُس میں اور ایک مادی نظریۂ حیات پر مبنی تہذیب میں یکسانیت یا مماثلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ موخر الذکر تہذیب کی رو سے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو حتیٰ کہ انسان کی ہر حرکت و سکون دنیاوی زندگی کے عیش و آرام اور عارضی فوائد و منافع کے لئے ہی وقف ہوگی اور اس میں حیات اخروی کی دائمی خوشی اور خوش حالی کے حصول کے لئے سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہوگی۔ اس لئے اسلامی تہذیب جو ایک متوازن روحانی نظریۂ حیات پر مبنی ہے اور مغربی تہذیب جو سراسر مادی نظریۂ حیات پر مبنی ہے میں بعد المشرقین ہے۔ اگر کوئی مسلمان مغربی تہذیب کے کسی پہلو کو اپنائے گا تو لازماً اسے کسی نہ کسی حد تک اپنے متوازن روحانی نظریۂ حیات کو قربان کرنا پڑے گا۔ اور نتیجۃً حیاتِ اُخروی کی دائمی خوشی اور خوش حالی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے

اسلام نے انسان کی معاشرتی زندگی کو جن اصولوں پر منضبط فرمایا ہے اس میں تقوٰی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، اس نے بحیثیت انسان سب انسانوں کو مساوی درجہ دے کر انسانی شرف قائم کیا ہے۔ اسی طرح بزرگی کا مدار تقوٰی پر رکھا ہے نہ کہ دولت کی فراوانی پر۔ پھر حلال و حرام کی تمیز قائم کر کے حلال میں بھی طیب کی تخصیص قائم کی ہے یعنی رزق حلال حاصل کرنے کی ہی تلقین نہیں فرمائی بلکہ طیب رزق استعمال کرنے پر زور دیا ہے۔ پھر ہر قسم کے تکلف سے پاک سادہ زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ انسان دُنیا ہی کا نہ ہو رہے بلکہ دنیا کمانے اور اپنی تمام معاشرتی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ رجوع بخدا رہے اور اس طرح اپنے آپ کو حیاتِ اخروی کی دائمی خوشی اور خوش حالی کا وارث بنائے۔

معاشرتی زندگی کے ان بنیادی اصولوں پر جو مثالی زندگی استوار ہوتی ہے اُس کا اعلیٰ ترین اور اکمل ترین نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں امت مسلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور پھر اس کے بعد ان تمام اخص وجودوں کو امت مسلمہ کے افراد کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا جو ہر آن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الممتحنہ آیت ۶)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا۔ اور اے ہمارے رب ہمارا قصور معاف فرما تو بہت غالب اور حکمت والا ہے چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ (الممتحنہ آیت ۷) یعنی ایسے لوگوں میں جو ہر دم اور ہر آن یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا تمہارے لئے ایک بڑا اچھا نمونہ ہے۔ تم میں سے ہر اُس شخص کے لئے ایسے لوگوں میں ایک بڑا اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور یوم آخر کو دیکھنے کی امید رکھتا ہے یہ دعا اس لئے سکھائی کہ مسلمان اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر اور غیر قوموں کی تہذیب اختیار کر کے خود ان قوموں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ کیونکہ وہ جب دیکھیں گے کہ یہ لوگ تو خود ہمارے طور طریق کی نقل کرنے پر مجبور ہیں۔ تو لازماً وہ یہی سوچیں گے کہ ہمارا مسلک ہی صحیح اور ہماری تہذیب ہی ارفع و اعلیٰ ہے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنے مسلک کو چھوڑ کر اور اپنی "ارفع و اعلیٰ" تہذیب کو خیرباد کہہ کے اسلام کی پیروی کریں اور اس کے بتائے ہوئے طور طریق کو اپنائیں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے معاشرتی زندگی کے اعتبار سے اول تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات میں بہترین نمونہ موجود ہے اور آپ کے بعد اُن اخص وجودوں کی زندگیوں میں بڑا اچھا نمونہ موجود ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اختیار کرتے ہوئے اسلامی احکام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارتے ہیں اور خود اپنی زندگیوں میں اسلامی تہذیب کا قابل تقلید نمونہ پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اس واضح ہدایت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کے لئے تو مغرب کی سراسر مادی تہذیب سے مرعوب اور متاثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب جو مسلمان مغرب کے طور طریق اپنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں، وہ گویا اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اُن کے نزدیک (نعوذ باللہ) نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اور نہ ان اخص وجودوں کی زندگی میں کوئی کشش ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگیاں اسلامی احکام کے مطابق گزارتے اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تہذیب کا جیتا جاگتا اور زندہ نمونہ پیش کرتے ہیں

اسلام نے تہذیب و تمدن کے مذکورہ بالا بنیادی اصول بیان کرنے کے علاوہ معاشرتی زندگی سے متعلق بعض اور تفاصیل بیان کر کے ان کے متعلق ضروری احکام دیئے ہیں۔ لیکن اس تعلق میں حتمی طور پر کسی خاص لباس یا خاص طرز کے مکانات اور "پکی ہوئی" معین خوراک یا کھانوں وغیرہ کی تعیین نہیں فرمائی ہے۔ معاشرتی زندگی کے جملہ پہلوؤں سے تعلق رکھنے والی ہر بات اور ہر چیز جو اسلام کے بیان کردہ اصولوں نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کرنے والے اخص وجودوں کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہوگی وہ اسلامی تہذیب کا ہی جزو اور حصہ کہلائے گی اور اسے اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہ ہوگی۔ اگر کسی معاشرتی طریق کو اپنانے میں سادگی و بے تکلفی پر حرف آتا ہو۔ اور وہ اس رنگ میں ضیاع مال و ضیاع اوقات کا موجب بنتا ہو کہ انسان رجوع بخدا رہنے کی بجائے دنیا ہی کے کاموں اور دُنیا ہی کے عارضی اور فانی نفع و مفاد میں الجھا رہے اور حیات اُخروی کی دائمی خوشی اور خوش حالی کے حصول سے غافل ہو جائے تو وہ طریق بظاہر کتنا ہی اچھا اور دلکش و دلفریب کیوں نہ نظر آئے اُس کا اختیار کرنا اسلام کی رُو سے قطعاً ناجائز ہوگا۔

مغرب کی سراسر مادی تہذیب کے بظاہر بے ضرر نظر آنے والے بعض پہلو یا طریق ایسے ہیں کہ ان کو اختیار کرنے میں یوں تو کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن مغربی تہذیب کے مادی نظریہ حیات کی وجہ سے انہیں اختیار کرنے میں اسلام کے بیان کردہ بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کا خطرہ سر اٹھائے بغیر نہیں رہتا۔ ایسے بظاہر بے ضرر پہلوؤں کی نشاندہی ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں کریں گے۔

●

کلامِ حق

کلامِ حق کے اندر ڈوب کر، لو
نصیب اپنا حیاتِ جاوداں سے
کہ غوّاصوں کے ہاتھ آتے ہیں موتی
گزر کر موجِ بحرِ بے کراں سے

سید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامور من اللہ کی صداقت کے چند معیار

(از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔ اے)

(قسط نمبر۲)

قرآن مجید کے پیش کردہ اسی معیار کو سامنے رکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی حضور کی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کی شہادت دیتا ہؤا نظر آتا ہے۔ جیسا کہ آپ خود بھی فرماتے ہیں :۔ ؎

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

جونہی آپ نے مہدویت کا دعویٰ کیا تو اپنے پرائے سب ہی مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ مقدمات چلائے گئے۔ ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ لیکن اپنی قدیم سنت کے مطابق اللہ تعالےٰ نے "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کہہ کر قدم قدم پر آپ کی مدد فرمائی۔ ہر مشکل کے وقت اس کے ملائکہ کا نزول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی امداد کے لئے ہوتا رہا۔

پھر آپ کی ذات پر ظلم و ستم ڈھانے پر ہی اکتفا نہ کیا گیا بلکہ آپ کی جماعت بھی مخالفین کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنتی رہی اندرونی اور بیرونی فتنے پیدا ہوئے اور بظاہر دشمن سمجھنے لگا کہ اب یہ جماعت تباہ ہوئی۔ لیکن ہمارا پیارا خدا۔ ہمارا حی و قیوم خدا جس نے اپنے اس اٹل قانون کا اعلان صادر فرمایا تھا فانّ حزب اللہ ھم الغالبون (مائدہ ع۸) کہ خدا ہی کی جماعت ہمیشہ غالب رہتی ہے ہر موقع پر دوڑتا ہؤا اس ننھی سی جماعت کی مدد کے لئے آیا اور اس طرح یہ فتنے اس پودے کی جڑ کو جو خدا تعالےٰ کے مامور کے ہاتھوں لگایا گیا تھا اکھاڑ نہ سکے۔ ع

اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
(المسیح الموعود)

پھر نہ صرف یہ کہ جماعت کے خلاف کھڑے ہونے والے ہر فتنہ کا سدّباب خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے ہؤا بلکہ ـــ اللہ تعالےٰ کے وہ تمام عظیم الشان وعدے جو اس نے الٰہی جماعتوں کے ساتھ کئے ہیں مسیح پاک کی اس جماعت کے ساتھ بھی پورے ہوتے رہے اور اب بھی ہو رہے ہیں ـــ سورۃ انبیاء کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ یعنی سچے نبی کی یہ علامت ہے کہ اس کی جماعت تدریجاً بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ بھی بڑی شان و شوکت سے جماعت احمدیہ کے ساتھ پورا ہؤا۔ چنانچہ مختلف رکاوٹوں کے درمیان جماعت احمدیہ کو ایسی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ ایک دنیا انگشت بدنداں رہ گئی ہے۔ ابھی اس سلسلے کے قیام کو ایک صدی بھی گذرنے نہیں پائی کہ قادیان کے افق سے نمودار ہونے والی اس شمع کی کرنوں نے ہر ملک و دیار کو بقعۂ نور بنا کر رکھدیا ہے۔ آج بے شمار مساجد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ننھی سی اور غریب سی جماعت کے ذریعہ سے مختلف ممالک میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور ہر ملک و دیار میں ہر قوم و ملت میں ایسے وجود بکثرت موجود ہیں۔ جو اپنے آپ کو اس زندہ جماعت سے منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کی جبینیں آستانۂ الوہیت پر جھکی رہتی ہیں ان کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے سرشار ہیں۔ اُن کی نس نس میں مسیح موعودؑ کی محبت بسی ہوئی ہے اور ان کی زبانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نائب مہدیٔ دوراں پر درود بھیجتے ہوئے کبھی نہیں تھکتیں قارئین خود فرمائیں۔ کیا یہی سلوک ہوا کرتا ہے خدا تعالےٰ کا مفتریوں اور کاذبوں کے ساتھ کیا اسی طرح وہ زلزلوں اور طوفانوں میں جھوٹوں کی مدد کے لئے دوڑ کر آیا کرتا ہے۔ کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے اور یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص ہر روز صبح سویرے اٹھ کر خدا تعالےٰ پر ایک نیا بہتان باندھ دے کہ آج اس نے الہام کے ذریعہ مجھے فلاں خبر دی ہے اور آج فلاں بشارت ـــ مگر اسکے بدلے میں ہمارا سچے وعدوں والا خدا جس نے فرمایا ہے۔ قد خاب من افتریٰ (طٰہٰ) یعنی وہ شخص جو جھوٹے الہام کا دعوےٰ کرتا ہے ناکام و نامراد رہے گا۔ اسکے نام کو عزت کے ساتھ شہرت دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ دنیا کے ہر گوشے میں اس پر درود بھیجنے والوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہو جائے۔

اس دنیا میں بہت کچھ ہوا اور اب بھی ہو رہا ہے اُس خالق کائنات کو بُرا بھلا کہا گیا۔ اس کی ہستی سے انکار کیا گیا اس کے محبوب۔ اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و ابی) کو سخت تکالیف دی گئیں۔ بہت دکھ پہنچائے گئے اس کے مبعوث کردہ تمام معصوم انبیاء کو اس کے سامنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ مگر ہمارے خدا نے سب کچھ برداشت کیا۔ وہ گنہگاروں کو ہمیشہ ہی مہلت پر مہلت دیتا چلا گیا۔ لیکن یہ اُس کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو کبھی زیادہ ڈھیل نہیں دے گا جو وحی یا الہام کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوں۔ سورۃ الحاقہ کے چوتھے رکوع میں صاف لکھا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ۔

یعنی اگر کوئی جھوٹا الہام میری طرف منسوب کرتا ہے تو ہم اُس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شہ رگ کو کاٹ دیتے ہیں۔ گویا غلط اور جھوٹا الہام بنانے والوں کے لئے ہلاکت اور ناکامی و نامرادی ہی مقدّر ہے ـــ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مفتری پکڑا جائے گا۔ ذلیل ہو گا۔ ہلاک ہو گا۔ اور فلاح نہیں پائے گا اور انسانی عقل بھی یہی قبول کرتی ہے کہ کذاب جو خدا کے سلسلے کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہیئے۔ یہی بیان جا بجا خدا کی پہلی کتابوں میں بھی ہے"
(تحفۃ الندوۃ ص۷)

برعکس اس کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے وحی اور الہام کا دعوےٰ کرنے کے بعد ۲۳ سال سے زائد عزت کے ساتھ زندہ رکھا۔ آپ کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھایا۔ آپ کے دلی محبتوں کا گروہ بڑھایا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دی اور اب جبکہ جماعت احمدیہ کے قیام کو ۸۰ برس سے زائد ہو چکے ہیں وہ ہر آن اور ہر لحظہ مسلسل ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی بلندیوں کی طرف رواں دواں رہے گی یہاں تک کہ یہ ساری دنیا میں غلبہ حاصل کر لے۔ ؎

سوچ لو اے سوچنے والو کہ اب بھی وقت ہے
راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار
(المسیح الموعود)

قرآن مجید نے ایک مامور من اللہ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے ایک اور معیار اس آیت میں مقرر کیا ہے

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
(سورۃ جن ع۲)

یعنی خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے اور وہ اپنی غیب کی باتوں سے سوائے رسولوں اور مرسلوں کے کسی کو بکثرت مطلع نہیں کرتا۔

آیت بالا کی روشنی میں بھی حضرت اقدس کا صادق ہونا نہایت وضاحت سے ثابت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے لاکھوں امور کی خبر آپ کو قبل از وقت دی ہزاروں غیب کی باتوں سے مطلع کیا۔ آپؑ نے ان تمام پیشگوئیوں کو شائع کیا اور دنیا نے دیکھا کہ وہ اپنے وقت پر پوری ہوتی رہی ہیں اور اب بھی پوری ہو رہی ہیں۔ طوالت کے ڈر سے میں صرف ایک عظیم الشان پیشگوئی کی چند شقوں پر روشنی ڈالوں گی۔ اس امید پر کہ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار
(المسیح الموعود)

(باقی)

"اور ان کے علاوہ اور بہت سے نشان ہیں جن کو میں نے بخوفِ طوالت بیان نہیں کیا اور اگر تجھے کچھ خدا کا خوف ہو تو تیرے لئے یہی بہت ہے اور ماموروں کے پہچاننے کا یہ اصول کہ انکو اس طریق سے پہچانا جائے جس طریق سے انبیاء کی نبوت پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے میری تکذیب کوئی انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا اور استہزاء کیا گیا۔ اور باوجود اس کے مخالفوں نے نشان اور خدا تعالےٰ کی تائیدیں دیکھیں پھر بھی کہا کہ نشان دکھاؤ۔ پس نیکوں کو چاہیئے کہ ان کفار کے طریقہ سے پرہیز کریں۔ اور مومنوں کی چال چلیں اور اگر تم منہ پھیرو تو کچھ پرواہ نہیں۔ اللہ کا تم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔"
(نجم الہدیٰ)

61

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ مرحومہ

(از مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس یامین بکڈپو ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ایماء اور مشورہ سے محترم والد محمد یامین صاحب رضی تاجر کتب آف قادیان کی دوسری شادی ہمراہ صفیہ بانو صاحبہ دختر نیک اختر حضرت منشی محمد رحیم الدین صاحب متوطن سیوہارہ ضلع بجنور (جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین ۳۱۳ اصحاب میں شمولیت کا فخر حاصل تھا) مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۹ء کو بمقام سیوہارہ عمل میں آئی۔

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور پھر فرشتہ خصلت مخلص صحابی کی بیٹی تھیں اس لئے باپ کے رنگ میں رنگین ہو گئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی خود بھی بڑی پابند تھیں اور بچوں کو بھی محترم والد صاحب مرحوم کی طرح ہمیشہ تلقین فرماتی رہتی تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ خاص انس اور محبت رکھتی تھیں۔ بڑی عابدہ زاہدہ اور مخلص خاتون تھیں۔ چندے وغیرہ بھی پابندی کے ساتھ ادا فرماتی تھیں۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے وصیت کی اور جو حصہ جائیداد حساب سے بنتا تھا وہ تمام کا تمام ادا کر دیا۔ بچوں کی تربیت کا خاص طور سے خیال رکھتی تھیں۔ میرے ساتھ ان کا ایسا برتاؤ تھا کہ مجھے اتنا احساس بھی پیدا ہونے نہیں دیا کہ وہ میری دوسری والدہ ہیں۔ شفقت، محبت اور ہمدردی سے ان کا ہمیشہ برتاؤ رہا اور تمام بہن بھائیوں میں کسی قسم کی کوئی تفریق پیدا ہونے نہیں دی۔ میں ہمیشہ ان کو اپنی حقیقی والدہ خیال کرتا رہا۔

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے خاص محبت اور انس تھا۔ حضرت اماں جانؓ (حضرت ام المومنینؓ) قادیان میں جب مقبرہ بہشتی تشریف لے جاتیں تو محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کو گھر سے اپنے ہمراہ لے لیا کرتیں۔ ہمارا مکان عقب لنگر خانہ مسیح موعودؑ مقبرہ بہشتی روڈ پر واقع تھا۔ واپسی پر ہمارے ہاں کچھ دیر قیام فرماتیں اور پانی وغیرہ پی کر پھر اپنے گھر تشریف لے جاتیں۔ حضرت اماں جانؓ کا عموماً یہی معمول رہا۔ کسی وقت اگر حضرت اماں جانؓ کو جانے کی جلدی ہوتی تو اپنی سوٹی سے دروازہ کھٹکھٹا کر چلی جاتیں جس سے محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ یہ سمجھ لیتیں کہ اماں جانؓ مقبرہ بہشتی جا رہی ہیں تو وہ فوراً برقعہ پہن کر اور تیزی سے چل کر ان سے راستہ میں ہی مل جاتیں۔ بہرحال حضرت اماں جانؓ سے محبت انتہا تک پہنچی ہوئی تھی۔ کئی مرتبہ حضرت اماں جانؓ نے اپنے رنگین دوپٹے دیگر پارچات بطور تبرک کے عطا فرمائے۔

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے بطن سے چھ لڑکیاں اور چار لڑکے پیدا ہوئے ایک لڑکی تو چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ باقی نو بچے بقید حیات ہیں۔ تمام بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اور تمام لڑکے برسر روزگار ہیں البتہ تین لڑکیاں بوجہ ان کے خاوندوں کے فوت ہو جانے کے بیوگی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی یہ دلی خواہش تھی کہ مولیٰ کریم مجھ کو چلتا پھرتا اس جہان سے اٹھا دے۔ سو خدا تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کیا اور صرف ڈیڑھ دن کا قلیل عرصہ بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملیں۔

۱۸-۱۹ جون کی درمیانی شب کو بعارضہ پیٹ درد بیمار ہوئیں۔ ۱۹ جون کو تمام دن علاج معالجہ ہوتا رہا لیکن تکلیف بڑھتی گئی اور بخار بھی ہو گیا۔ رات کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا لیکن کوئی افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ بالآخر ۲۰ جون ۱۹۷۱ء کو بوقت ایک بجے دوپہر داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات سوائے ایک لڑکی کے جو واہ کینٹ میں تھی باقی تمام بچے ربوہ میں موجود تھے۔

بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا فرمائی۔

احباب کرام ہم تمام بہن بھائیوں کے حق میں دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میں ان تمام بزرگوں بہنوں اور بھائیوں کا از حد ممنون ہوں۔ جنہوں نے ہم تمام بہن بھائیوں کے ساتھ ازراہ ہمدردی تعزیت فرما کر ہمارے دلوں کو تسکین بخشی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہو گا۔ قائدین مجالس مقامی قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھجنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک/ستمبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء ہے

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے انتخابات

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب دوبارہ جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے

گذشتہ روز سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ میں متفقہ طور پر مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کو ایسوسی ایشن کا اعزازی جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ یہ اجلاس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں منعقد ہوا جس میں سرگودھا ڈویژن کے ضلعی باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے ۱۵ نمائندے شریک ہوئے۔ نیز فلائیٹ لیفٹیننٹ اے ایم افضل ڈویژنل سپورٹس آرگنائزر بطور ممبر شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے ادا کئے۔ سب سے پہلے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد علی صاحب نے گذشتہ سال کی سرگرمیوں اور باسکٹ بال کی ڈویژن میں عروج و ترقی کی رفتار اور آئندہ کے پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ نیز سال گذشتہ کی آڈٹ رپورٹ بھی پیش کی۔ اراکین نے مختصر بحث کے بعد اسے منظور کر لیا۔ بعد ازیں ایسوسی ایشن کے دستور کا مسودہ اجلاس میں تقسیم کیا گیا اور جنرل سیکرٹری نے دستور کی چیدہ چیدہ خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ڈویژنل سپورٹس آرگنائزر نے کہا کہ اس دستور کو ماہرین کی ایک کمیٹی نے کافی غور و خوض کے بعد تیار کیا ہے اور اگر اس میں کارفرما روح کو مدنظر رکھ کر اس کھیل کو سارے ڈویژن میں منظم کیا جائے تو شاندار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ مختصر پہلوؤں کو زیر غور لانے کے بعد دستور کے مسودہ کو جنرل میٹنگ میں پاس کر دیا گیا۔

بعد ازیں انتخابات عمل میں آئے۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کو کمشنر سرگودھا ڈویژن نے دوبارہ دو سال کے لئے نائب صدر کے طور پر نامزد کیا۔ اعزازی جنرل سیکرٹری کے انتخاب کے لئے نام طلب کئے گئے تو پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کا نام پیش کیا گیا جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ جنرل سیکرٹری کے لئے آپ کے متفقہ انتخاب میں درحقیقت اس امر کو تسلیم کیا گیا کہ ڈویژنل باسکٹ بال کے لئے مکرم چوہدری صاحب کی خدمات ناگزیر ہیں اور یہ کہ آپ نے باسکٹ بال کی ترقی و ترویج کے لئے انتھک اور نتیجہ خیز کوشش کی ہے اور یہ کوشش جاری رہنی چاہیئے۔ مکرم چوہدری صاحب کی نئی بھاری ذمہ داریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جنرل میٹنگ میں آپ کو اختیار دیا گیا کہ آپ ایک ایسوسی ایٹ سیکرٹری نامزد فرمالیں۔ واضح رہے کہ محترم چوہدری صاحب نے ۱۹۶۸ء میں باسکٹ بال کی قومی چیمپئن شپ کو ربوہ میں نہایت شاندار طریق پر منعقد کرایا تھا جو ایک لحاظ سے ربوہ کو قومی سطح پر باسکٹ بال کے سلسلہ میں بھی ایک اعلیٰ سنٹر تسلیم کرنے کے مترادف تھا۔ جنرل سیکرٹری کے انتخاب کے بعد مولوی محمد افضل خان صاحب کو خزانچی منتخب کیا گیا۔ نیز مرکزی کمیٹی کے اراکین کے طور پر ڈاکٹر جعفر علی شاہ صاحب چوہدری محمد حسین صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب اور سردار محمد خان نیازی صاحب کو بالترتیب ضلع لائلپور، جھنگ، سرگودھا، اور میانوالی کے نمائندہ کے طور پر منتخب کیا گیا۔

سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی اس اہم میٹنگ کے انعقاد کے لئے مکرم محمد احمد صاحب انور مکرم منور شمیم صاحب خالد مکرم محمد اسلم صاحب شاد اور مکرم ناصر جاوید خان صاحب نے انتھک طریق پر کام کیا اور اجلاس کو کامیاب بنایا۔ (ڈپٹی سیکرٹری)

انصار اللہ

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے اس عہد کو پورا کریں اور کرتے چلے جائیں جو ہم نے خدا سے باندھا ہے تا وہ دن جلد آئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر ملک اور ہر ملک کے ہر قصبہ اور ہر گاؤں اور ہر گھر پر لہرا رہا ہو۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں پورا کرنے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں۔"

پس ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل کے لئے اپنی بے مثال قربانیوں کا نمونہ پیش کریں تاکہ ہم اسلام کا جھنڈا ہر ملک اور ہر ملک کے قصبہ اور گھر پر لہراتا ہوا دیکھیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۴۹۷

میں حمیدہ بیگم زوجہ سید ناصر علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۷ تولے ۸ ماشے مالیتی = ۱۱۵۰ روپے
۳۔ مشین سلائی مالیتی = ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الرقمہ: حمیدہ بیگم ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد: سید ناصر علی شاہ خاوند موصیہ ۔ ۔
گواہ شد: عبدالعزیز امیر جماعت احمدیہ علی پور ۔ ۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۸

میں رضیہ کوثر زوجہ میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی = ۲۱۰۰ روپے
۲۔ سلائی مشین = ۵۰۰ روپے
۳۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الرقمہ: رضیہ کوثر ۔ کوارٹر تحریک جدید ربوہ
گواہ شد: عبدالحی خاوند موصیہ گواہ شد: امام الدین ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۹۹

میں منصورہ بشریٰ بیگم زوجہ منظور احمد قریشی ۔ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۱۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۸ ۱/۲ تولے ۲ ماشے رتی مالیتی = ۲۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الرقمہ: منصورہ بشریٰ بیگم والدہ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی دار الصدر شرقی ربوہ ۔

گواہ شد: ڈاکٹر لطیف احمد قریشی دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد: منظور احمد قریشی (خاوند موصیہ) ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۰۵۰۰

میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۵۰۰۰ روپے
۲۔ سونا بصورت زیور طلائی ۴ تولے مالیتی = ۳۰۰ روپے
۳۔ زرعی جائداد ۱/۲ ۱۲ ایکڑ واقع ٹھٹھہ موسے ضلع گجرات مالیتی = ۶۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الرقمہ: حمیدہ بیگم ۸۸ ۔ بی ماڈل ٹاؤن لاہور
گواہ شد: عبدالرحمن ڈرائیور گوجرانوالہ شہر
گواہ شد: چوہدری بشیر احمد باجوہ سکنہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

ہمارا زمانہ خاص قربانیوں کا زمانہ ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کے ابتدائی زمانوں میں قربانیاں کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ زمانہ بالکل اسی طرح لمبا کر دیا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے کیا تھا۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کو یوشع نبی تک لمبا کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مصلح موعود کی پیشگوئی کرا کر یہ بتا دیا کہ یہ زمانہ مصلح موعود کے زمانہ تک لمبا ہو جائے گا۔ پس یہ زمانہ ہماری جماعت کے لئے خاص قربانیوں کا زمانہ ہے کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے امور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت زمانہ پایا اور پھر اس مامور کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو اکناف عالم تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد (تراجم قرآن مجید ۔ اشاعت اسلام اور تعمیر مساجد) میں شامل ہو رہے ہیں۔

پس ہماری جماعت کے جملہ افراد مردوں ۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اس مالی جہاد کے لئے اپنی قربانیوں کو اس قدر بڑھاتے چلے جائیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب ہوتا دیکھ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہماری خوشی کا وقت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری خوشی اور ہماری راحت کا وقت وہی ہوگا ... دنیا کا کوئی ملک اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں ۔ اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہماری طرف سے اسلام کے مبلغ موجود نہ ہوں۔"

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا عزم کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے کونے کونے میں مساجد تعمیر ہو جائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاک عزم کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ مئی بروز منگل بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد لطیف آباد حیدرآباد میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے عزیزہ عقیلہ بیگم بنت عبدالرحیم خان صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم رشید احمد صاحب کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے مہر کے عوض کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے نہایت ہی بابرکت اور کامیاب کرے آمین ۔ (عبدالغفار ۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد ۔ حیدرآباد)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے مرکز میں ارسال کرے ۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال اس بات کی پابندی فرمائیں کہ ان کی مجلس کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ باقاعدہ آتی رہے ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

اعلان گمشدگی

مکرم رائے محمد فیروز صاحب منگلا نمبردار چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا ۱۷/۶ کو جمعہ کے دن شام کا کھانا دار الضیافت ربوہ سے کھانے کے بعد گولبازار سے ہوتے ہوئے محلہ دار العلوم غربی گئے اس اثناء میں ان کے پستول کا لائسنس کہیں گر گیا ہے ۔ جس دوست کو ملا ہو براہ کرم یہ لائسنس خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں ۔ ایسے دوست کو ۱۰/- روپے انعام بھی دیا جائے گا ۔

[illegible] ناظر اصلاح و ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے عِبَاد میں داخل ہونا ایک بہت بلند مقام ہے

یہ مقام صرف انہیں کو حاصل ہو سکتا ہے جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان میں عِبَادُ الرَّحْمٰن کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عِبَادُ الرَّحْمٰن کی تعریف بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ ان میں کیا کیا صفات پائی جاتی ہیں۔ یوں تو بہت لوگ ہیں جو بڑے شوق سے اپنے لڑکوں کا نام عبدالرحمٰن رکھتے ہیں اور بہت ہیں کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کون ہو تو بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں یا حقیقت اور اصلیت کے لحاظ سے بھی اُس کے بندے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کے لحاظ سے تو تمام کافر اور منافق بھی خدا تعالیٰ کے بندے ہی ہیں۔ مگر پھر اُنہی بندوں کو خدا تعالیٰ نے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (اعراف ع ۲۲) قرار دے کر چارپایوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ بندر اور سُؤر بن گئے (مائدہ ع ۹) پھر انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ شَرُّ الْبَرِيَّةِ یعنی تمام مخلوق سے بدتر ہیں (بیّنۃ ع ۱) اس سے معلوم ہُوا کہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہلانا کسی انسان کے لئے باعثِ فخر نہیں ہو سکتا۔ اگر صرف بندہ کہلانے سے کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا تو خدا تعالیٰ نفس مطمئنہ رکھنے والے کو کیوں فرماتا کہ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي یعنی آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ آ اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عباد میں داخل ہونا ایک بہت بلند مقام ہے جو نفس مطمئنہ رکھنے والوں کو حاصل ہوتا ہے ورنہ جہاں تک اُن کی پیدائش کا سوال ہے وہ پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے بندے تھے اور خدا تعالیٰ ہی ان کا رازق اور مالک تھا پھر فَادْخُلِي فِي عِبَادِي جو فرمایا تو معلوم ہُوا کہ خدا کا بندہ ہونا دو رنگ میں ہوتا ہے۔ ایک لحاظ سے تو تمام انسان خدا تعالیٰ ہی کے بندے ہیں۔ لیکن ایک لحاظ سے بعض اس کے بندے ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ جو لوگ اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ تو اس کے بندے کہلاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ خدا کے بندے نہیں کہلاتے۔ بلکہ شیطان کے یا اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے کچھ صفات بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک نفس بندے کن صفات کے حامل ہوتے ہیں مگر اس جگہ بجائے عِبَادُ اللہ کہنے کے اللہ تعالیٰ نے عِبَادُ الرَّحْمٰن کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں کیونکہ کفار کی طرف سے بار بار یہ سوال ہوتا تھا کہ رحمٰن کون ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے پہلے تو انہیں اپنی صفتِ رحمانیت کے ثبوت میں زمین و آسمان اور سورج اور چاند اور ستاروں وغیرہ کی طرف توجہ دلائی اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا وجود اُن کے سامنے پیش کیا جو صفتِ رحمانیت کے ایک کامل مظہر تھے۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں بتاتا ہے کہ اگر یہ شواہد بھی تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور تمہیں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا جلوہ نظر نہیں آتا تو تم خدا تعالیٰ کے اُن بندوں کو دیکھ لو جو اس کی رحمانیت کے چلتے پھرتے مجسّمہ ہیں۔ یعنی جس طرح سورج زمین کو اپنی شعاعوں سے منوّر کرتا اور ہر قسم کی تاریکیوں کو دُور کرتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں وہ آپ کے فیضِ صحبت کی برکت سے دُنیا کو ہر قسم کی علمی اور عقلی روشنی بہم پہنچا رہے ہیں اور انہیں اخلاق اور مذہب اور روحانیت کے میدان میں ہلاکت اور بربادی کے گڑھوں سے بچاتے ہوئے ترقی اور کامیابی کی راہیں دکھا رہے ہیں اور جس طرح چاند سورج سے نُور اخذ کرتا اور زمین پر اپنی فرحت بخش روشنی پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ خدا تعالیٰ سے وحی والہام کا نُور پا کر دُنیا کو اپنی اُن برکات سے متمتّع کر رہے ہیں جن کا منبع انسانی عقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تازہ الہام ہے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صـ ۱۴۷ - ۱۴۸)

انصار اللہ

دفترِ دوم تحریکِ جدید کے معیار کو بڑھائیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"دفترِ دوم کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ اور اوسط ۱۹ سے بڑھا کر ۳۰ تک لے جائی جائے ...... تا آئندہ سال کے ہمارے وعدے اور وصولیاں ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے سات لاکھ نوّے ہزار ہو جائیں۔"

ہمارے انصار بھائیوں پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے کہ تحریک جدید کے دفترِ دوم کی تمام تر ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے۔ سو مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر انصار اللہ کو چاہیئے کہ دفترِ دوم کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا لٹریچر

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

تاریخ لجنہ اماء اللہ

ہماری بہنوں کو علم ہے کہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کی پہلی جلد جو ۱۹۲۲ء سے ۱۹۴۷ء تک کے حالات اور اس زمانہ کی احمدی خواتین کی قربانیوں کے واقعات پر مشتمل ہے شائع ہو چکی ہے بہت کم جلدیں باقی ہیں۔ بہنیں اس کو خریدیں۔ خود پڑھیں دوسریوں کو پڑھوائیں ہر احمدی بچی کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے تاکہ اسے اپنے سے پہلی نسل کی خواتین کی عظیم الشان قربانیوں کا علم ہو۔ قیمت پندرہ روپے جلد خرید لیں ورنہ پھر نہ مل سکے گی۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ کے شعبہ اشاعت کے زیر اہتمام حضرت مصلح موعودؓ کی تمام وہ تقاریر جو آپ نے کسی موقع پر بھی مستورات کے جلسہ میں کیں کا مجموعہ شائع کیا گیا تھا جس کا نام "الازہار لذوات الخمار" ہے۔ حضورؓ کی یہ تقاریر عورتوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر عورت اور ہر بچی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کو پڑھے اور ان پر عمل کرے۔ فی جلد قیمت سات روپے ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ پھر یہ نادر چیز آپ کو نہ مل سکے گی۔

ضرورت ہے

* ایک تجربہ کار ڈرائیور
* اور چند مکینکس کی ضرورت ہے

اپنے جملہ کوائف یعنی نام۔ عمر۔ سابقہ تجربہ۔ اپنے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر بھجوائیں۔

مینیجر:۔ پاکستان چپ بورڈ جہلم

درخواستِ دُعا

منشی نورالدین صاحب خوشنویس تین چار یوم سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(عبدالکریم خالد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴